بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۶ احسان ۱۳۴۳ ہش ۶ صفر ۱۳۸۴ھ ۱۶ جون ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ جون بوقت ½۸ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ البتہ Bedsores کی تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ گزشتہ رات دیر کے بعد نیند آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

حضور دونوں روز سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ کل حضور نے محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور انگلستان سے آئے ہوئے ایک دوست کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

تحریک دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب برما سے اطلاع دیتے ہیں کہ بعض حالات کے پیش نظر جماعت کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر ابتلاء سے محفوظ رکھے آمین

مجالس انصار اللہ ضلع ملتان کے اجتماع کا التواء

مجالس انصار اللہ ضلع ملتان کا تربیتی اجتماع ۱۸ و ۱۹ جون کو منعقد ہونا قرار پایا تھا مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ اجتماع فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے اراکین مطلع رہیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر زندگی کا عظیم الشان ثبوت

خسرو پرویز کا توہین آمیز رویہ اور خدائی تصرف کے ماتحت اس کی عبرتناک ہلاکت

"جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بادشاہوں کی طرف خط لکھے کہ میں خدا کا رسول ہوں تم مجھ پر ایمان لاؤ تو منجملہ ان بادشاہوں کے خسرو پرویز بھی تھا جو اپنے تئیں عجم و عرب کا بادشاہ سمجھتا تھا۔ وہ اس خط کو سنکر بہت ناراض ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب خیال کر کے گرفتاری کا حکم دیا کیونکہ عرب کا ملک بھی اس کی حکومت سے متعلق تھا جو یمن کے صوبہ کے ماتحت تھا۔ جب اس کے سپاہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے لئے آئے تو آپ نے فرمایا کہ کل صبح جواب دوں گا۔ جب وہ صبح کے وقت حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم کس کے پاس مجھے لے جانا چاہتے ہو۔ آج رات میرے خداوند نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اور قتل کے لئے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کیا۔ پس پاک زندگی اس کو کہتے ہیں جس کیلئے خدا دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۱۲۷ حاشیہ)

(۲) "ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے۔ کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا۔" (چشمہ معرفت ص۲۸۹ و ص۲۹۰)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

نوٹس برائے داخلہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے جو کہ ۱۸ جون ۱۹۶۴ء تک جاری رہے گا۔

انٹرویو۔ روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک

۰ شاندار نتائج ۰ پُرسکون ماحول ۰ اسلامی فضا ۰ مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات ۰ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ۰ اخراجات واجبی

(پرنسپل)

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نگران بورڈ کے فیصلہ کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے ہفتہ میں دو روز قرآن مجید کا درس دینا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۴ء کو نماز مغرب سے قبل آپ نے اس سلسلہ درس کا آغاز فرمایا۔ آئندہ درس ۱۷ جون ۱۹۶۴ء کو بدھ کے روز ہوگا۔ درس پونے سات بجے شام شروع ہو کر نصف گھنٹہ تک جاری رہے گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ر جون ۶۲ء

احادیث اور پیشگوئی مسیح موعودؑ

(قسط نمبر ۳)

مولوی تمنّا عمادی فرماتے ہیں :-

میں مرزا صاحب کو جھوٹا کذّاب نہیں کہتا۔ مگر ان کے دعووں کو صوفیانہ شطحیات سمجھتا ہوں اسی طرح انکے مکالمہ اللہ کے دعوے کو بھی صوفیاؔ مکاشفات سے زیادہ نہیں سمجھتا۔

شطحیات شطح کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں خلاف شرع بکواس۔ بڑ۔ بات یہ ہے کہ بعض نام نہاد صوفی واقعی خلافِ شرح بڑیں ہانکتے ہیں لیکن جو علمائے حق اللہ تعالےٰ سے مکالمہ ومخاطبہ کے دعویدار ہیں ان کے اقوال پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلق الہیہ کے متعلق نہایت وضاحت سے بحثیں اپنی تحریرات میں کی ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ خواہ کوئی انسان قرب الٰہی میں انتہا تک پہنچ جائے وہ خدا نہیں بن جاتا۔ ذیل میں ہم آپ کی ایک عبارت اس مطلب کی نقل کرتے ہیں :-

"تمام مخلوقات اجرام فلکی سے لے کر ارضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عبودیت کا رنگ رکھتی ہے ہر پتے سے یہ پتہ ملتا ہے اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے کہ الوہیت اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے عمیق در عمیق تصرفات جن کو ہم خیال اور قوت سے بیان نہیں کر سکتے بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اپنا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اللّٰہ لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیوم۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفاتِ کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزّہ ہے۔ وہی مستحق عبادت ہے اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حیّ بالذات اور قائم بالذّات ہے اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حیّ بالذات اور قائم بالذات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی۔ کیا مطلب کہ اللہ تعالےٰ کے بدوں اور کسی میں یہ صفت نظر نہیں آتی کہ بغیر کسی علت موجبہ کے آپ ہی موجود اور قائم ہو یا یہ کہ اس عالم کی جو کمال حکمت اور ترتیب محکم و موزوں سے بنایا گیا ہے علتِ موجبہ ہو سکے۔ غرض اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ان مخلوقاتِ عالم میں تغیر و تبدل کر سکتی ہو یا ہر ایک شے کی حیات کا موجب اور قیام کا باعث ہو۔

اس آیت پر نظر کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وجودی مذہب حق سے دور چلا گیا ہے اور اس نے صفاتِ الٰہیہ کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ معلوم نہیں کر سکتا کہ اسنے عبودیت اور الوہیت کے ہی رشتہ پر ٹھوکر کھائی ہے۔ اصل یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان میں سے جو لوگ اہلِ کشف ہوئے ہیں اور ان میں سے اہلِ مجاہدہ نے دریافت کرنا چاہا۔ تو عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ میں امتیاز نہ کر سکے اور خلق الاشیاء کے قائل ہوگئے۔

قرآن شریف قلب ہی پر وارد ہو کر زبان پر آتا ہے اور قلب کا کس قدر تعلق تھا کہ کلام الٰہی کا مورد ہوگیا۔ اس باریک بحث سے وہ دھوکہ کھا سکتے تھے۔ مگر بات یہ ہے کہ انسان جب غلط فہمی سے قدم اٹھاتا ہے تو پھر مشکلات کے بھنور میں پھنس جاتا ہے۔ جیسا میں نے ابھی بیان کیا ہے خدا تعالےٰ کے تصرفات انسان کے ساتھ ایسے عمیق در عمیق ہیں کہ کوئی طاقت ان کو بیان نہیں کر سکتی۔ اور اگر ایسا ہوتا تو اس کی ربوبیت اور صفاتِ کاملہ مندرجہ قرآن نہ پائی جاتیں۔ ہمارا عدم ہی اس کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اور یہ ایک سیدھی بات ہے کہ جب انسان ہر طرح سے بے اختیار ہوتا ہے تو اس کا عدم ہی ہوتا ہے اس باریک بھید کو بعض لوگ نہ سمجھ کر خلق الاشیاء ہو بیٹھ اٹھتے ہیں۔ وجودی اور شہودی میں سے اوّل الذکر تو وہی ہیں جو خلق الاشیاء ہو بیٹھ کہتے اور مانتے ہیں اور ثانی الذکر وہ ہیں جو فناء نظری کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ محبت میں انسان اس قدر استغراق کر سکتا ہے کہ وہ فنا فی اللہ ہو سکتا ہے اور پھر اس کے لئے یہ کہنا سزاوار ہوتا ہے ؎

من تن شدم تو جاں شدی۔ من تو شدم تو من شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تُو دیگری

بایں ہمہ تصرفاتِ الٰہیہ کا قائل ان کو بھی ہونا پڑتا ہے خواہ وجودی ہوں یا شہودی ہوں۔ ان کے بعض بزرگ اور اہلِ کمال بایزید بسطامی سے لے کر شبلیؒ۔ ذوالنونؒ اور محی الدین ابنِ عربیؒ تک کے کلمات علی العموم ایسے ہیں کہ بعض ظاہر طور پر اور بعض مخفی طور پر اسی طرف گئے ہیں۔ میں یہ بات کھول کر کہنی چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم ان کو استہزاء کی نظر سے دیکھیں نہیں نہیں۔ وہ اہلِ عقل تھے۔ بات یوں ہے کہ معرفت کا یہ ایک باریک اور عمیق راز تھا۔ اس کا رشتہ ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ یہی بات تھی اور کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ کے اعلےٰ تصرفات پر انسان ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مالک الذّات۔ انہوں نے انسان کو ایسا دیکھا اور ان کے منہ سے ایسی باتیں نکلیں اور ذہن ادھر منتقل ہو گیا۔ پس یہ امر بحضور دل یاد رکھو کہ باوصفیکہ انسان صفائی باطن سے ایسے درجہ پر پہنچتا ہے (جیسا کہ ہمارے نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اس مرتبۂ اعلےٰ پر پہنچے) کہ جہاں اسے اقتداری طاقت ملتی ہے۔ لیکن خالق اور مخلوق میں ایک فرق ہے اور نمایاں فرق ہے۔ اس کو کبھی دل سے دور کرنا نہ چاہیئے۔

انسان ہستی کے عوارض سے آزاد نہیں۔ نہ یہاں نہ وہاں۔ کھاتا پیتا ہے۔ معاصی ہوتے ہیں۔ کبائر بھی اور صغائر بھی۔ اسی طرح یہ اگلے جہان میں بھی بعض جہنم میں ہوں گے اور بعض جنت الخلد میں۔ غرض یہ ہے کہ انسان کبھی بھی جامۂ عبودیت سے باہر نہیں ہو سکتا۔ تو پھر یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ کونسا حجاب ہے کہ جب وہ اتار کر ربوبیت کا جامہ پہن لیتا ہے۔ بڑے بڑے زاہدوں اور مجاہدوں کے شاملِ حال عبودیت ہی رہی - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - -

قرآن کریم کو پڑھ کر دیکھ لو۔ اور تو اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضورؐ کے شاملِ حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار انما انا بشر مثلکم ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کا ایک جزوِ لازم قرار دیا جس کے بدوں مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ سوچو! اور پھر سوچو! پس جس حال میں ہادیٔ اکمل کی طرزِ زندگی ہم کو یہ سبق دے رہی ہے کہ اعلےٰ ترین مقامِ قرب پر بھی پہنچ کر عبودیت کے اعتراف کو ہاتھ سے نہیں دیا تو اور کسی کا تو ایسا خیال کرنا اور ایسی باتوں کا دل میں لانا ہی فضول اور عبث ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۸)

اس عبارت سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام عبودیت کو الوہیت سے بالکل ایک الگ چیز سمجھتے تھے اور قرب الٰہیہ کے کمال میں بھی عبد اور الٰہ کا ایک ہو جانا خلافِ شریعت اسلامیہ قرار دیتے تھے۔ تاہم آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے کہ انسان اتنا قرب الٰہیہ حاصل کر سکتا ہے کہ اس کے افعال الوہیت کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"اسی طرح سے ہمارے تجربہ میں آیا ہے کہ اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربّانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام وکمال اپنے رنگ کے نیچے متواری کر لیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور ظلّی طور پر وہ صفاتِ الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔

اس وقت اس سے بدوں دعا و التماس ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیت کے خواص رکھتے ہیں اور وہ ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو جس طرح کہتے ہیں اسی طرح ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور زبان سے ایسے امور کے صدور کی بصراحت بحث ہے جیسا کہ ما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللّٰہ رمٰی۔ اور ایسا ہی معجزہ شق القمر۔ اور اسی طرح پر اکثر مریضوں اور سقیم الحال لوگوں کا اچھا کر دینا ثابت ہے۔ قرآن شریف میں جو ہمارے نبی کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ ما ینطق عن الھوٰی۔ یہ اس شدید اور اعلےٰ ترین قرب ہی کی طرف اشارہ ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال تزکیہ نفس اور قرب الٰہی کی ایک دلیل ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۹)

ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں جو افعال یا اقوال بشر سے سرزد ہوتے ہیں ان کو محض شطحیات کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ اس زمانہ کا سب سے مہلک اور بنیادی مرض یہی ہے کہ مادی غلبہ کی وجہ سے لوگ قرب الٰہیہ اور مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کے منکر ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ ایک بشر اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ ماضی میں بہت سے جھوٹے صوفیاء خلافِ شرع بڑیں مارتے رہے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا محض یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ یہ شطحیات ہیں بلکہ ثابت کرنا چاہیئے کہ جو دعاوی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں وہ قرآن و سنّت کے خلاف ہیں اور شریعت میں ان کی کوئی بنیاد نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تمام دعاوی کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھی ہے۔ اور اپنے دعویٰ کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کے لئے مستقل تصنیفات شائع کی ہیں اس طرح آپ کے تمام دعاوی محکم دلائل پر مبنی ہیں اور محض بے بنیاد غیر شرعی بڑیں نہیں ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے؟

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

قسط نمبر ۴

مقام محمدی

بھائیو! یہ ایک روشن حقیقت ہے۔ کہ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہم صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار اور سرتاج خاتم النبیین ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے ایک خادم اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تعلیم ہم کو دی ہے اور انہیں عقائد کا اظہار اپنی کتب اور تقاریر میں فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام واضح طور پر فرماتے ہیں۔

(۱) "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح ص۲۸)

نیز فرمایا:-

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

پھر فرمایا:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے
دین احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمدؐ ہے
(درثمین)

اپنی بعثت کی غرض - حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی شان اور اپنی بعثت کی غرض کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلےٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کرکے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرالے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی ہوتا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کرکے کہتا ہوں۔ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے۔ جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکالے۔" (لیکچر زندہ رسول)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات سے یہ امر روشن اور عیاں ہے کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بے نظیر محبت اور بے مثال عشق تھا۔ اور آپ کو ملنے والی تمام روحانی برکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی روحانی فیضان تھا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلّم انك حمید مجید۔

امر پنجم۔ قرآن مجید سے تعلق و عشق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن مجید سے بھی ایک عشق کا تعلق تھا حضور کثرت سے اس کی تلاوت فرماتے اور اس کے مضامین پر غور فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے خاص فضل وکرم سے آپ پر اس کے حقائق و معارف کھولے تھے۔ چنانچہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی اس برکت کو تحدی کے رنگ میں پیش فرماتے ہیں۔

قرآنی حقائق و معارف

(ا) "جو دینی و قرآنی معارف۔ حقائق و اسرار معہ لوازم بلاغت و فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں۔ دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آئے تو مجھے غالب پائے گی۔" (ایام الصلح ص۱۵۹)

(ب) نیز حضور فرماتے ہیں کہ

"میرے مخالف کسی سورۂ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنا دیں۔ یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جائے اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۰)

چنانچہ آپ نے "اعجاز المسیح" میں عربی زبان میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر لکھی اور مخالفین کو پانچ سو روپیہ کا انعامی چیلنج دیا کہ مدت مقررہ میں اس کا جواب لکھو۔ اور ساتھ ہی پیشگوئی بھی فرما دی کہ ایسا کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور عملاً کوئی بھی مقابل پر تفسیر نہ لکھ سکا۔ اور یہ امر آپ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے

نجات یافتہ کون ہے؟ قرآن مجید کے مطالعہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

کتے کی نجاست

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طھور اناء احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال لے تو اس کو سات مرتبہ پانی سے دھویا جائے۔ اور پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کیا جائے۔

تشریح۔ کتا نجاست خور جانور ہے اور وہ مردار کو کھانے میں خاص لذت محسوس کرتا ہے۔ موجودہ طب نے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ کتے کے لعاب میں زہریلے جراثیم ہوتے ہیں۔ جو بیماری کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اور کتے میں ایک قسم کا جرثومہ ہوتا ہے۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح میں Taenia Echinococcus کہا جاتا ہے۔ اس جرثومہ کے اثرات بعض طبائع پر غیر معمولی ہوتے ہیں۔ اور وہ لاعلاج بیماری کا سبب ہو سکتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں کتوں کے پالنے کا غیر معمولی شوق پایا جاتا ہے۔ اور وہ کتوں کی صحبت میں خاص اہتمام کرتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں میں یہ جرثومہ کسی حد تک بیماری کا باعث بنتا ہے۔ اور اس کا اثر خون میں ہوا کرتا ہے۔ جو متعدی پہلو رکھتا ہے۔ اور ویسے بھی اس سے چونکہ انسان کو قدرتی کراہت ہوتی ہے۔ اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کے جراثیم اور اس کے ضرر رساں اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ برتن کو مٹی سے صاف کرنے کے نتیجہ میں مٹی کے تیزابی مادہ سے کتے کا زہریلا اثر کافی حد تک ختم ہو جائے گا۔ بعد ازاں پانی سے دھو دیا جائے۔ تو یہ برتن پاک ہو کر استعمال کے قابل ہو جاتا ہے۔

موجودہ تہذیب اور گھریلو زندگی میں اس امر کی احتیاط نہیں کی جاتی، جس کے نتیجہ میں غیر معمولی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

مرتبہ:- شیخ نور احمد منیر

کہ اس قدر شغف تھا کہ گویا وہ آپ کی زندگی کا واحد سہارا ہے جس کے بغیر جینا ممکن نہیں اور قرآن مجید کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک جگہ خدا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
(درثمین)

حضور نے واشگاف الفاظ میں جماعت کو یہ تعلیم دی کہ:

"نجات یافتہ کون ہے؟ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۹)

قرآن مجید کا حسن و جمال

قرآن مجید کے حسن و جمال کے بارہ میں اپنے منظوم کلام میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
(براہین)

کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے اس کی صدا یہی ہے

نیز فرمایا ہے

ز نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد!
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ
یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تنہا از چاہ برکشیدہ

یعنی قرآن پاک کے نور سے صبح روشن ہو گئی ہے اور دلوں کے غنچوں پر باد صبا چلی ہے قرآن مجید جیسی روشنی سورج بھی نہیں رکھتا اور نہ ہی اس جیسی خوبی اور دلبری کسی نے چاند میں دیکھی ہے حضرت یوسفؑ تو کنوئیں میں اکیلے ہی قید تھے مگر یہ قرآن وہ یوسف ہے کہ کئی کنوئیں میں گرنے والوں کو باہر نکالتا ہے۔

قرآن مجید سب علوم کا خزانہ

۱۔ اسی طرح قرآن مجید کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

اشاعت قرآن کی تڑپ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں یہ شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ قرآن مجید کے علوم کی دنیا میں خوب اشاعت ہو اور اس کے حسن و جمال کی روشنی سے دنیا منور ہو چنانچہ حضور کی اس خواہش کا اظہار حضور کے اس کلام سے ہوتا ہے

دردا کہ حسن و صورت فرقاں عیاں نماند
آں خود عیاں مگر از عارفاں نماند
صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسن دلکش فرقاں نہاں نماند
اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

کہ ہائے افسوس آج قرآن مجید کا حسن دنیا پر ظاہر نہیں وہ خود تو روشن اور عیاں ہے مگر عارفوں کا اثر نہیں میں تو ہزار بار خوشی سے اچھلوں اگر دیکھ لوں کہ قرآن مجید کا حسن ظاہر ہو گیا ہے۔ پس اے بے خبر انسان قرآن مجید کی خدمت پر کمربستہ ہو جا پیشتر اس کے کہ تو دنیا سے رخصت ہو جائے اور اعلان ہو کہ فلاں شخص اب دنیا میں نہیں رہا۔

امر ششم۔ حضور کا دوستوں سے کریمانہ اور مخالفوں سے عفو اور احسان کا سلوک

دوستوں کے ساتھ کریمانہ سلوک

حضرات۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو محبت اور وفاداری کے جذبات سے معمور رہتا آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کسی محبت کی عمارت کو کھڑا کر کے پھر اسکے گرانے میں کبھی پہل نہیں کی عہد دوستی کے بارہ میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

عہد دوستی کی قدر و قیمت

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن فرمایا میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ فرمایا عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے۔ اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔" (سیرۃ مسیح موعود صفحہ ۴۶)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کا اپنا واقعہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ خود اپنا ایک محبت افروز واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ

"چار برس کا عرصہ گزرتا ہے (یعنی یہ واقعہ سنہ ۱۸۹۶ء کا ہے۔ ناقل) کہ آپؑ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا۔ حضرتؑ ٹہل رہے تھے۔ میں ایک دفعہ جاگا تو آپؑ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ میں اوپر کیسے سوئے رہوں۔ مسکرا کر فرمایا:-

"آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپکا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کر رہے تھے تو میں انہیں روکتا تھا۔ تاکہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔"

(سیرۃ مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب صفحہ ۵۲-۵۱)

آپ اس منظر کو تصور میں لائیے۔ ایک غلام جو اپنے آقا پر ہزار جاں نثار ہے چارپائی پر سو رہا ہے اور آقا جاگ کر اس کا پہرہ دے رہا ہے تاکہ بچوں کے شور کی وجہ سے اس کی نیند میں خلل نہ آئے۔ اللہ اللہ کیا شان دلربائی ہے کہ آقا اور غلام کا فرق دور تک کہیں نظر نہیں آتا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے خادم حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کے بارہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے بیان فرمایا کہ یوں تو حضرت صاحب اپنے سارے خدام سے ہی بہت محبت رکھتے تھے۔ لیکن میں محسوس کرتا تھا کہ آپ کو مفتی صاحب سے خاص محبت ہے جب کبھی آپ مفتی صاحب کا ذکر فرماتے تو فرماتے "ہمارے مفتی صاحب" اور جب مفتی صاحب لاہور سے قادیان آیا کرتے تھے تو حضرت صاحب ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول روایت ۳۰۳) یہی حضرت مفتی صاحب اپنا ایک واقعہ ہمیشہ ہی محبت کے ایک عجیب انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ

"ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا اور میری والدہ صاحبہ مرحومہ بھی میرے ساتھ تھیں جو پہلے سے حضرت صاحب کی بیعت کے لئے تشریف لائی تھیں۔ اور اسی سال انہوں نے بیعت کی تھی۔ جب ہم واپس ہونے لگے تو حضرت صاحب ہمارے یکہ پر سوار ہونے کی جگہ تک ساتھ تشریف لائے اور ہمارے لئے کھانا منگوایا کہ ہم ساتھ لے جائیں۔ وہ کھانا لنگر والوں نے کسی کپڑے میں باندھ کر نہ بھیجا تھا تب حضرت صاحب نے اپنے عمامہ میں سے قریب ایک گز لمبا کپڑا پھاڑ کر اس میں روٹی کو باندھ دیا۔" (ذکر حبیب صفحہ ۴۵)

سبحان اللہ! کیا شان آقائی ہے کہ آقا اور روحانی امام اپنے خادم کے کھانے کو باندھنے کے لئے اپنے عمامہ میں سے کپڑا پھاڑ کر دیتا ہے یہی تو وہ محبت بھرے انداز تھے جس نے آپ کے غلاموں کو آپ کا گرویدہ اور جاں نثار بنا دیا تھا۔

میاں نظام الدین لدھیانوی کا واقعہ

حضرات! اب آپ ایک اور ایمان افزا واقعہ سنئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کپورتھلویؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد مسجد مبارک کی چھت پر مع احباب کھانا کھانے کے انتظار میں تھے۔ ایک احمدی دوست میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے۔ حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں بعض دوسرے دوست آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے، جس کی وجہ سے میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا۔ حضور سارا نظارہ دیکھ چکے تھے۔ حضور نے ایک پیالہ سالن کا اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں لیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں"

اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی تھی اس میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ حضور کے اس کریمانہ سلوک پر میاں نظام دین تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اور جن لوگوں نے انہیں پیچھے دھکیلا تھا ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ روایت ۱۰۶۹ بحوالہ شمائل احمد صفحہ ۶۹-۶۸ مطبوعہ سنہ ۱۹۴۳ء)

(باقی)

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ سیدہ امۃ اللطیف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت قاضی سید امیر حسین مرحوم کی بہو ہے لاہور میں بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار سید محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کراچی کے پانچویں کامیاب سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل)

مجلس انصار اللہ کراچی کا پانچواں سالانہ اجتماع احمدیہ ہال میں ۳۰ اور ۳۱ مئی کو منعقد ہوا۔ اس میں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے علاوہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح وارشاد اور محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ برائے سندھ و بلوچستان بھی شریک ہوئے۔ دو روزہ اجتماع کا افتتاح حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۳۰ مئی کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر فرمایا آپ نے انصار اللہ کو قیمتی نصائح فرماتے ہوئے انہیں صحیح معنوں میں انصار اللہ بننے کی تلقین کی۔ افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اسکے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے قرآن کریم کی سورہ صف کے دوسرے رکوع کا درس دیا اور بتایا کہ اس میں موجودہ زمانے میں جماعت احمدیہ کی خبر دی گئی ہے۔ ازاں بعد مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے احمدیت پر اعتراضات کے جواب کے موضوع پر تقریر فرمائی اور مختلف اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے۔ اسکے بعد اجتماع کا پہلا اجلاس ختم ہوگیا۔ دوسرا اجلاس رات کے ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ اجتماع کے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ طے کیا گیا تھا کہ یوم خلافت کا جلسہ ۳۰ مئی کو کیا جائے چنانچہ یہ اجلاس یوم خلافت کے اجلاس کے طور پر منعقد ہوا۔ مکرم امیر جماعت کراچی شیخ رحمت اللہ صاحب نے اجلاس کی صدارت کی حضرت صاحبزادہ صاحب بھی ازراہ شفقت تمام وقت تشریف فرمارہے۔ تلاوت قرآن کریم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی اسکے بعد خاکسار آفتاب احمد بسمل نے خلافت کے موضوع پر اپنی نظم پیش کی۔ ازاں بعد مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ نے منصب خلافت کے عنوان سے تقریر فرمائی اسکے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے قدرت ثانیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور ثابت کیا کہ قدرت ثانیہ سے مراد شخصی خلافت ہے اور الوصیت میں حضرت مسیح موعودؑ نے قدرت ثانیہ کے الفاظ میں جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت جاری ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری احمد ممتاز صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی نے "استحکام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ مخالفین خلافت کا کیا انجام ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکات سے جماعت کو کس طرح نوازا ہے۔ آپ نے کہا کہ جماعت کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتے ہوئے منافقین کے فتنہ سے ہر وقت ہوشیار رہے۔

مکرم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احباب سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے الوصیت کے دو اقتباس پیش کرکے بتایا کہ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک "انجمن" قدرت ثانی نہیں تھی کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ قدرت ثانی اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ انجمن حضرت اقدسؑ کی زندگی میں بھی حضورؑ کی جانشینی کا کام کر رہی تھی اور حضورؑ کے بعد حضورؑ کے خلفاء کی جانشین کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انجمن ہی خلیفہ ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود خلفائے سلسلہ میں ایک خاص مقام رکھتا ہے کیونکہ حضور مصلح موعود ہیں حضور کو بھی حضرت مسیح موعود کی طرح قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی مختصر تقریر کے بعد مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب صدر جلسہ نے اپنے صدارتی ریمارکس دیئے۔ اسکے بعد دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

مجلس انصار اللہ کراچی کے اجتماع کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ اسکے بعد مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر نے نظم سنائی ازاں بعد خاکسار آفتاب احمد صاحب بسمل منتظم عمومی مجلس انصار اللہ کراچی نے سال گذشتہ کی کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔

اسکے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں چھ احباب نے حصہ لیا۔ عبدالرب صاحب انور اول اور چوہدری ناصر احمد صاحب دوم قرار پائے۔ شیخ مبارک احمد صاحب مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔

اسکے بعد مختصر وقفہ ہوا اور پھر شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر فرمائی ازاں بعد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک فارسی نظم سنائی اس کے بعد مولوی دین محمد صاحب شاہد نے مصلح موعود اور ضرورت زمانہ کے موضوع پر تقریر کی ازاں بعد مذاکرہ علمیہ کی صورت میں پروگرام شروع ہوا۔ اور خان محمد شفیع خانصاحب نائب زعیم اعلیٰ کراچی نے "انسان کا مقصد حیات" کے عنوان سے تقریر فرمائی اسکے بعد احباب نے مختلف سوالات پوچھے جن کے جواب دیئے گئے۔ اسکے بعد سوا بارہ بجے اجلاس برائے کھانا و نماز ملتوی ہوگیا۔

نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت ماسٹر عبدالرحمان صاحب ناظم اعلیٰ سندھ و بلوچستان ٹھیک دو بجکر بیس منٹ پر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد شیخ مبارک احمد صاحب نے "آنحضرت صلعم بحیثیت مزکّی" کے عنوان پر نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اسکے بعد سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا جس میں احباب نے بڑی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا اور مختلف سوالات پوچھے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب، مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے سوالات کے جواب دیئے اسکے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے تقریری مقابلے میں اول اور دوم آنیوالوں کے علاوہ عمدہ کارکردگی پر خان محمد شفیع خانصاحب۔ مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر اور عبدالکریم صاحب عباسی کو انعامات دیئے گئے۔

اسکے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ بشیر احمد صاحب تنیر سیال نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتی نوح سے اقتباس پیش کیا ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر "نوبت خانے" کا ریکارڈ سنایا گیا اسکے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے اُس پیغام کا ریکارڈ بھی سنوایا گیا جو حضرت میاں صاحب نے ۱۹۶۲ء کے اجتماع کے موقع پر مجلس کراچی کو بھجوایا تھا احباب نے مضطرب دلوں اور نمناک آنکھوں کیساتھ یہ پیغام سنا اور حضرت قمر الانبیاء مدظلہ کی بلندی درجات کیلئے دعائیں مانگیں۔ اسکے بعد نصف گھنٹے کا وقفہ ہوا۔ اور پھر اجتماع کا آخری اجلاس پونے چھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ روح پرور خطاب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کے فیوض روحانی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے احباب کو نہایت زریں نصائح فرمائیں۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدرتوں کا مالک ہے اور اگر اس سے اپنا تعلق مضبوط رکھا جائے تو وہ اپنی زبردست قدرتیں دکھاتا ہے۔ اگرچہ قانون قدرت اپنی جگہ کام کرتا ہے لیکن جب خدا کا حکم ہوتا ہے تو قانون قدرت بھی دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے متعلق واقعاتی مثالیں دیکر بتایا کہ نہایت مخالف حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اس طرح دستگیری فرماتا ہے کہ اس کی قدرت اور عظمت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ روح پرور تقریر احباب نے انتہائی انہماک سے سنی اور ان کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی۔ اس کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ اور لمبی پرسوز دعا کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماع کے اختتام کا اعلان فرما کر احباب کو رخصت کی اجازت دی۔

ہفتۂ صفائی

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ رجولائی ۶۲ء سے لے کر مورخہ ۱۶ رجولائی ۶۲ء تک ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ نہایت تندہی اور شوق کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔

صفائی اور حفظان صحت سے متعلق ضروری ہدایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اور اسوہ طیبہ کی روشنی میں طیار کی گئیں ہیں۔ تمام قائدین کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ تمام قائدین :-

اوّل۔ ان ہدایات کو ہر مذہب، وملت یا طبقہ ء زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب میں بکثرت مشتہر کریں گے۔ اور جہاں جہاں ممکن ہو بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں پبلک جگہوں پر آویزاں کریں گے۔

دوئم۔ جہاں جہاں ممکن اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ خدام کا طبی معائنہ کروا کر اعداد وشمار سے مرکز کو مطلع کریں گے۔

سوم۔ باقاعدگی کے ساتھ مسواک یا منجن (خواہ کسی قسم کا ہو) کرنیکی عادت کو رائج کرنیکی کوشش کریں گے۔

چہارم۔ اس بارہ میں اعداد و شمار مہیا کرکے مرکز کو مطلع کریں گے کہ کل کتنے خدام ہیں۔ کتنے خدام باقاعدگی سے دانتوں کی صفائی کرتے ہیں۔ اور ہفتہ صفائی کے دوران میں کتنے نئے خدام نے باقاعدہ دانتوں کی صفائی شروع کر دی ہے۔

(پبلک جگہوں پر مجلس کی طرف سے مفت یا بالکل معمولی قیمت پر مسواکیں مہیا کرنے کا انتظام بھی باعث تحسین ہوگا)۔

پنجم۔ مکھیوں اور مچھروں کے خلاف مہم چلائیں گے۔ اور عوام الناس کو ان کے مضرات سے آگاہ کرکے مارنے کے آسان ذرائع سے آگاہ فرمائیں گے۔

(اگر مجلس کے شعبہ صنعت کی طرف سے مکھیاں مارنے کے لئے چھکیاں یا زہریلے مکھی مار کاغذ بھی معمولی قیمتوں پر عوام کو مہیا کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

نیک نمونہ کی ضرورت

(مکرم برکت اللہ صاحب منگلا ایل ایل بی سٹوڈنٹ ۔ لاہور)

جہاں جماعت احمدیہ اجتماعی طور پر اپنی بساط کے مطابق مالی قربانی کرتی ہے اور غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی کوشش کر رہی ہے ۔ وہاں ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انفرادی طور پر بھی لوگوں کے لئے ایک نمونہ بنیں اور اسلام کی تعلیم پر پورے طور پر عمل کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیں کہ واقعی جماعت کا ہر فرد اسلام کا ایک درخشندہ عملی نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کان خلقہ القرآن کہ آپ کا خلق قرآن تھا ۔ وہ کامل انسان قرآن کی تعلیم کا ایک بین ثبوت تھا ۔ ہمارے لئے بھی یہی ضروری ہے کہ ہم جو آپ کی محبت کا دعوے کرتے ہیں ۔ آپ کے نمونہ پر عمل کریں ۔ اور قرآن کریم پر پوری طرح عمل کر کے یہ ثابت کر دیں کہ جس قدر جماعت احمدیہ کو قرآن اور آنحضرت صلعم سے تعلق ہے اتنا اور کسی کو نہیں ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا ہے کہ کہنے کی باتیں جتنی ہیں وہ کہی جا چکی ہیں ۔ اب صرف ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔ لوگوں کو جتنا ایک شخص کا نیک نمونہ دیکھ کر اثر ہوتا ہے اتنا اس کو دلیلوں سے نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر ہی ایمان لے آتے تھے اور یہی نیک نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا آئینہ دار ہوتا تھا ۔ ہم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو بھی اسی قالب میں ڈھالے ۔

اگر ہم میں سے ہر ایک صدقِ دل سے تہیہ کر لے کہ چاہے کچھ بھی ہو احمدیت کا نام بلند کرنا ہے ۔ اور اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دنیا پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اور وہ ہی نوع انسان سے ہمدردی یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مظہر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ جماعت میں شریک نہ ہوں اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی نہ ہو ۔

ہم میں سے ہر ایک اپنے معمولی تنازعات کو بھول کر اسلامی معاشرہ اور بھائی چارے کا ایسا ثبوت دے کر دنیا سمجھے کہ ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں ۔ آپس میں محبت اور اخوت کو بڑھائیں ۔ اپنی اپنی جماعت کے اجتماعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔ غیر از جماعت احباب کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئیں اور اپنے اپنے حلقہ میں انفرادی طور پر لوگوں میں جماعت کے متعلق جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کو دور کریں ۔

جماعت کا ہر فرد اپنے ماحول میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائے ۔ اپنے اپنے کاموں میں ہر ایک دیانتداری کا ایسا ثبوت پیش کرے کہ لوگ اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں ۔ ایک زمیندار دوسرے زمینداروں کے مقابلہ میں ۔ ایک افسر دوسرے افسروں کے مقابلہ میں ایک کلرک دوسرے کلرکوں کے مقابلہ میں ۔ ایک طالب علم دوسرے طالب علموں کے مقابلہ میں الغرض اپنے اپنے ماحول میں ہر ایک شخص ایک نرالی شان رکھتا ہو ۔ اور جب ہم ایسا کر کے دکھائیں گے تو لوگوں کی آنکھیں خود بخود کھل جائیں گی اور وہ صداقت کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکیں گے ۔

ہم میں بعض لوگ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اس ماحول میں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا مشکل ہے حالانکہ اگر ہم تہیہ کر لیں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ ہر کام کے شروع کرنے میں مشکل پیش آتی ہے ۔ لیکن اگر پختہ ارادہ کر لیا جائے تو وہی کام بعد میں آسان نظر آنے لگتا ہے ۔

پس ہمیں اب باتوں کے بجائے عمل پر زور دینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے ایک گہرا تعلق پیدا کرنا چاہیئے ۔ تاکہ خدا تعالیٰ بھی راضی ہو جائے اور دنیا بھی ہمارا نمونہ دیکھکر یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ یہی ایک جماعت ہے جس میں انسان کو انسانیت کا سبق مل سکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ایسا کرنے کی توفیق دے ۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم علیہ توکلت والیہ انیب

جماعتِ احمدیہ کرتو کے سالانہ جلسہ کی روئداد

جماعت احمدیہ کرتو کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰ ، ۳۱ مئی کو منعقد ہوا ۔ پہلا اجلاس مورخہ ۳۰/۵/۶۴ بروز اتوار ۹ ½ بجے شب چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی صدارت میں ہوا ۔ حکیم علی احمد صاحب نے تلاوت فرما کر جلسہ کا آغاز کیا ۔ جناب قریشی سلیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی اور جس کا مختصر سا ترجمہ جناب صاحب صدر نے حاضرین کو بتایا ۔

ان کے بعد جناب مولوی احمد علی صاحب نے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا اخلاق" کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ ان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تقریر فرمائی ۔ آپ کے بعد صاحب صدر نے دعا فرمائی ۔ اور ۱۱ ½ بجے شب اجلاس برخاست ہوا ۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۳۱/۵/۶۴ بروز اتوار ۸ ½ بجے صبح پھر چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ حکیم علی احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی ۔ قریشی مجید احمد صاحب اور قریشی سلیم احمد صاحب نے نظم پڑھی ۔ چونکہ میاں صاحب پروگرام کے مطابق جانے والے تھے اس لئے صاحب صدر نے حاضرین کی خواہش پر میاں صاحب سے درخواست کی آپ چند منٹ پھر خطاب فرمائیں ۔ آپ نے مختصر طور پر اس

لاہور میں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

۱۳ مئی ۱۹۶۴ء کو محترم صاحبزادہ میرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے ۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم ملک عبدالرحیم صاحب قصوری حال محمد نگر لاہور نے ایک تقریب میں شمولیت کی درخواست کی جو صاحبزادہ صاحب نے قبول فرمائی ۔ آپ نے حاضرین کو احمدیت کا پیغام نہایت دلنشیں اور واضح طور پر پہنچایا ۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نے آپ کا تعارف احباب جماعت سے کرایا ۔ اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا ۔ آپ نے تاریخ اسلام کا جائزہ لیا ۔ پھر آپ نے احمدیت پر ہونے والے بعض اعتراضات کا جواب دیا ۔ آپ نے فرمایا کہ ہم ختم نبوت پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق تھے ۔ آپ نے فرمایا کہ میں جو میرزا غلام احمد علیہ السلام کا پوتا ہوں اور آپ کے خون اور ہڈیوں سے بنا ہوں ۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس دنیا میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں ۔

پھر آپ نے رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کی ۔ کہ جب مہدی کا نزول ہو تو اُسے میرا اسلام کہیں ۔ خواہ گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے ۔

آپ کی تقریر کا غیر از جماعت دوستوں پر گہرا اثر ہوا ۔ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب نے دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا ۔ دعوت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین سے مصافحہ فرمایا ۔ اور اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی آوازوں کے درمیان رخصت ہوئے ۔ والسلام

(خاکسار ملک فضل کریم خاں صدر حلقہ محمد نگر ۔ میو روڈ لاہور)

درخواستہائے دُعا

(۱) بندہ ایک عرصے سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے ۔ اور گاہے بگاہے بیمار بھی ہو جاتا ہے ۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے ۔

(خاکسار ۔ میاں ولی محمد امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان)

(۲) خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ایک بچی عطا کی ہے ۔ بچی کی بائیں ٹانگ میں نمایاں نقص ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے ۔ (خاکسار ۔ ایم ۔ ایس ۔ طاہر ۔ پروپرائٹر ایسٹرن ٹیوب ویل کو چٹاگام ۔

(۳) میری امی جان ہاتھوں پر چھالے پڑ جانے (غلط ٹیکہ لگنے سے) سے بہت تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

(خاکسار عطاء اللہ مہر معرفت چوہدری اللہ بخش صاحب گارڈ خانپور)

(۴) خیرالدین صاحب اور ان کے ساتھی قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں وہ بزرگان سلسلہ سے اپنی بریت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔ (نور محمد از قائد آباد)

(۵) حاجی امیر عالم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں جس سے ان کا حافظہ اور قوت شناخت کافی متاثر ہے ۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا مگر اب پھر تکلیف زیادہ ہے ۔ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں جملہ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے ۔

(خاکسار ۔ عبدالرشید ارشد شاہد ۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹلی ۔ آزاد کشمیر)

(۶) میری والدہ محترمہ پاکستان میں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ۔ ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے ۔ (خاکسار ۔ محمود احمد مرزا ۔ فرینکفورٹ (جرمنی)

تلاش گمشدہ

میرے ماموں جان مکرم محمد اسحاق صاحب ولد حسن بخش صاحب قوم ارائیں ذات کھوکھر ۔ رنگ گندمی ۔ قد درمیانہ ۔ آنکھیں کالی ۔ ناک باریک اور اونچا بال آدھے سے زیادہ سفید اور جسم پر سفید داغ ۔ گردن پر زیادہ سفید نشان ہیں ۔ عمر ۳۰ سال ۔ عرصہ ۶ ماہ سے لاپتہ ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اوکاڑہ میں ہیں ۔ لہٰذا خاص طور پر جماعت احمدیہ اوکاڑہ سے درخواست ہے کہ وہ اُن کا پتہ لگانے کی کوشش کریں ۔ اگر وہ آپ خود یہ اعلان پڑھیں تو گھر واپس تشریف لے آئیں ۔ جو صاحب ان کو گھر پہنچانے کا انتظام کریں گے ان کا آنے جانے کا خرچ ادا کر دیا جائے گا ۔ (ارشاد الٰہی ظفر معرفت محمد اسلم ایاز کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ)

---

۴ سوال کا جواب دیا کہ "مسیح موعود کی کیا ضرورت تھی اور آپ نے آکر کیا کام کیا" ۔ آپ کے بعد مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی سعید احمد صاحب اظہر مربی ضلع شیخوپورہ نے تقریریں کیں ۔ ان کے بعد جناب قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری نے امن ۔ اتحاد اور صلح پر تقریر فرمائی ۔

آپ کے بعد صاحب صدر نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا ۔ اور دعا کے بعد یہ روحانی جلسہ ۱ ½ بجے اختتام پذیر ہوا ۔

(عبدالکریم قدرتی)

معاصرین سے :-

اُردو، تحریک آزادی اور مغل حکومت

پنڈت سندر لال کی تقریر!

(منقول از ہماری زبان علیگڈھ)

آپ نے ہندو بھائیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہر زبان اللہ کی دین ہے انسان کی بولی ہے اس کو دشمنی کا ذریعہ کیوں بنایا جائے آپ نے الہ آباد کا ایک واقعہ بتایا کہ کالی داس کے جنم دن کے موقع پر میرے ایک دوست پروفیسر صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ اردو کی بڑی حمایت کرتے ہیں۔ مگر اس زبان میں فحش باتیں بہت ہیں میں نے برجستہ ان سے کہا کہ آپ آج جس کا جنم دن منا رہے ہیں اس کے صفحے کے صفحے فحش باتوں سے بھرے ہوئے ہیں

کالی داس کی کتابوں میں ایسی ایسی فحش باتیں بھری پڑی ہیں کہ باپ اپنی بیٹی کو ان کا مطلب نہیں سمجھا سکتا ہر زبان میں اچھی اور بری باتیں ہوا ہی کرتی ہیں۔ آپ نے ۱۹۲۱ء سے تحریک آزادی میں اپنی شرکت اور نو دفعہ جیل جانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان ہی نے تحریک آزادی میں جان ڈالی سارے ملک کو اس نے ایک رشتے میں جوڑ دیا۔ گزشتہ پچاس سال میں آزادی کے اوپر جتنا اردو میں لکھا گیا ہے اتنا کسی اور زبان میں نہیں ہندی ایک نظم بھی ایسی پیش نہیں کر سکتی آزادی کے لئے اردو نے جو خدمات انجام دی ہیں بھلائی نہیں جا سکتیں۔

میں ہندی کو چیلنج نہیں کر رہا بلکہ آپس میں پریم کا پرچار کر رہا ہوں۔ ملک میں اردو کا بھی حصہ ہے اسے بھی جینے دو۔ میں تمہیں نہیں روکتا۔ تم مجھے کیوں روکتے ہو۔ کسی چلتے پھرتے مزدور سے پوچھو وہ عمر کا مطلب سمجھے گا یا "آیو" کا۔ قلا قند عام لفظ ہے اس کا نام دگدھ مشٹھان نقلی کو بھارد۔ بغانے کو ارکشا لیہ۔ اسی قسم کے سینکڑوں اچھے خاصے لفظوں کو بدل کر عجیب عجیب قسم کے لفظ گھڑے جا رہے ہیں۔ بھائیو! ایسی زبان بولو جس کو سب سمجھیں کسی زبان سے نفرت اچھی نہیں۔ تم جو چاہے زبان بولو مگر مجھے تو میری زبان بولنے دو۔ ہندوستان کی زبان وہی ہو سکتی ہے جس کو سب سمجھ سکتے ہوں یہ سب ہندو مسلمانوں کی بنائی ہوئی زبان ہے جنتا کی بنائی ہوئی زبان ہے انٹ کے شنٹ الفاظ ٹھونسنے سے زبان نہیں بنتی زبان کو جنتا کا گلا بنایا کرتا ہے آپ نے زوردار لہجے میں کہا کہ انگریز نے پھلجھڑی چھوڑ کر ہمارے گھر میں آگ لگا دی ہے ہم کو آپس میں لڑا دیا ہے زبان کا بھید بھاؤ پیدا کر دیا۔ اورنگ زیب نے جس کو متعصب کہا جاتا ہے ہزاروں مندروں کو جاگیریں عطا کیں جن کی شہادت کے سینکڑوں فرمان میں نے دیکھے ہیں۔ مغلوں کی حکومت میں ہندو مسلمانوں کے برتاؤ بالکل بھائی برادری کے تھے آپ نے ایک مثال دی کہ میری دادی میری پھوپھی کو دہلی سے ایک مسلمان بدھو خان کو بھیج کر بلوایا کرتی تھیں!

مرحوم والدین کے لئے ایصال ثواب کا دائمی انتظام

محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کی خدمت میں مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ اپنے خط مورخہ ۶۲-۶-۲ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار نے اپنے والد مرحوم شیخ میر محمد صاحب اور مرحومہ والدہ فاطمہ بی بی صاحبہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے ایک ہزار روپیہ برائے تعمیر مساجد بیرون ممالک اپنی امانت تحریک جدید میں جمع کرائے تھے ان میں سے مبلغ -/۳۰۰ روپے نکلوا کر تعمیر مسجد زیورک سوئٹزرلینڈ ادا کر دیئے ہیں، اگر میری زندگی میں مزید مساجد ممالک بیرون میں تعمیر کے لئے کوئی تحریک ہوئی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ نام کنندہ کے لئے جو رقم آپ کی طرف سے مقررہ ہوئی اس رقم میں سے نکلوا کر ادا کر دوں گا"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب موصوف کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے اور ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخش کر ان کے مرحوم والدین کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ آمین!

دیگر مخلصین بھی اپنے مرحوم بزرگوں کے لئے دائمی ایصال ثواب کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں درج کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اپنی سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کیلئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں قارئین کرام ان کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۰۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ .. -/۲۵ روپے

۲۱۔ مکرم ملک مشتاق احمد صاحب خالد کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ .. -/۴ "

۲۲۔ " محمد اصغر صاحب قمر کارکن دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ .. -/۴ "

۲۳۔ " محمد یوسف صاحب کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ .. -/۴ "

۲۴۔ " سید عبدالسلام صاحب کارکن بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ .. -/۴ "

۲۵۔ " قریشی نور الحق صاحب تنویر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ .. -/۵ "

۲۶۔ " چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید کارکن نظارت بیت المال ربوہ .. -/۴ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے فی الحال اس ٹورنامنٹ کی تاریخیں ۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر مقرر کی گئی ہیں۔

جملہ دلچسپی رکھنے والے احباب سے گزارش ہے کہ اس ٹورنامنٹ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے تجاویز ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اسی طرح کبڈی کے معیاری کھلاڑیوں کے پتہ جات مطلوب ہیں خصوصاً قائدین اس طرف توجہ فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● لندن ۱۵ رجون ـــ پاکستان کے صدر محمد ایوب خان، بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری اور ممتاز کشمیری راہنما شیخ محمد عبداللہ لندن میں کشمیر کا تنازعہ سلجھانے کی کوشش کریں گے پاکستانی ہائی کمیشن نے بتایا ہے کہ ایوب، شاستری ملاقات کی تاریخ کا فیصلہ دونوں رہنماؤں کے لندن پہنچنے کے بعد ہو گا۔ دونوں رہنما خود یہ کہہ چکے ہیں کہ لندن میں ملاقات کریں گے۔ خیال ہے یہ ملاقات جولائی کے پہلے یا دوسرے ہفتے میں کسی روز ہو گی مبصرین نے کہا ہے کہ ایوب، شاستری ملاقات کے وقت لندن میں شیخ عبداللہ کی موجودگی بہت اہمیت کی حامل ہو گی۔

● کابل ۱۵ رجون ـــ شمالی افغانستان میں کوئلے کی ایک کان میں دھماکہ سے ۴۷ افراد ہلاک اور چھ مجروح ہو گئے۔ یہ حادثہ گزشتہ جمعہ کے روز پیش آیا۔ کان میں چھ سو افراد کام کرتے تھے جو لوگ کان میں دھماکہ کے بعد گھر گئے تھے انہیں ہفتہ کے دن بچا لیا گیا۔ ابھی تک دھماکہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

● نئی دہلی ۱۵ رجون مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاب سنگھ کیروں نے اپنا استعفیٰ بھارت کے صدر رادھا کرشنن کے سامنے پیش کر دیا ہے جس کی ایک نقل کانگریس کے صدر کامراج کو بھی بھیجی گئی ہے۔ سردار پرتاب سنگھ کیروں نے کل چنڈی گڑھ میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس رپورٹ میں ان پر عائد شدہ الزامات ثابت ہو گئے ہیں اس لئے وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ داس کمیشن مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کی تحقیقات کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا جس نے گزشتہ دنوں بھارت کے صدر کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کر دی تھی۔ نئی دہلی میں بھارتی کانگریس کے صدر کامراج نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ انہیں مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاب سنگھ کیروں کا استعفیٰ مل گیا ہے۔

● حیدر آباد ۱۵ رجون ـــ حیدر آباد میں موسلا دھار بارش سے گزشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران میں مزید دو افراد ہلاک ہوئے ایک بیس سالہ نوجوان اسلم نالہ میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسلم نالہ پار کر رہا تھا کہ اچانک توازن کھو بیٹھا اور سیلابی پانی کی تیز رو میں بہہ گیا۔

ایک مکان کی چھت گرنے سے ساٹھ سالہ یوسف ہلاک ہو گیا۔ اس کی دو کمسن لڑکیاں اس حادثہ میں زخمی ہو گئیں۔ انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

● نکوسیا ۱۵ رجون ـــ قبرصی ترکوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ جن ۲۱۷ ترکوں کو گزشتہ فسادات کے دوران میں گھروں سے اغوا کیا گیا تھا انہیں واپس دلایا جائے۔ لاپتہ ترکوں کی بازیابی کی ایسوسی ایشن نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک مراسلہ میں بتایا ہے کہ یونانیوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں جس سے ترکوں کو سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ ضروریاتِ زندگی کے حصول میں شدید دقت محسوس کر رہے ہیں۔

ادھر امریکہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ قبرص میں امن فوج کے لئے بیس لاکھ ڈالر دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ قبرص میں امن فوج کے قیام کی مدت میں مزید تین ماہ کا اضافہ کر دیا جائے۔ برطانیہ بھی اس مقصد کے لئے دس لاکھ ڈالر دے گا۔ اور کینیڈا اپنے دستے وہاں اتنی مدت تک رہنے دے گا۔

● کراچی ۱۵ رجون ـــ صدر ایوب نے کل رات ایوانِ صدر میں ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کے گورنر جنرل سر سولومن ہوچوئے اور لیڈی ہوچوئے کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا۔

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی اس تقریب میں شریک ہوئے مسٹر بھٹو کل شام راولپنڈی سے کراچی پہنچے تھے۔

● قاہرہ ۱۵ رجون ـــ عرب سربراہوں کی کانفرنس کے انتظامات مکمل کرنے کے لئے عرب ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنس ستمبر میں منعقد کی جا رہی ہے جس میں دریائے اردن کا رخ موڑنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

● سلہٹ ۱۵ رجون ـــ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ اگست ۱۹۶۲ء سے اب تک آسام سے ۴۰ ہزار مسلمانوں کو سلہٹ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ بھارت کے دیگر علاقوں سے مشرقی پاکستان آنے والے مسلمان مہاجرین کی تعداد اس پر مستزاد ہے یہ مہاجرین زیادہ تر تری پورہ ٹاٹا نگر سے آئے ہیں۔

● جیسور ۱۵ رجون ـــ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے افسران سے کہا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں فرقہ وارانہ امن قائم رکھنے کی کوشش کریں وہ آج ڈھاکہ سے یہاں پہنچنے پر لوکل سرکٹ ہاؤس میں ضلعی افسروں سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ شر پسند عناصر سے بڑا سخت برتاؤ کیا جائے گا۔

● کوہیما ۱۵ رجون ـــ شمالی مشرقی بھارت میں کوہیما کے قریب ناگاؤں اور بھارتی فوج میں زبردست تصادم کی اطلاع ملی ہے اس میں تین ناگا ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے ہیں۔

مولانا صلاح الدین احمد وفات پا گئے

فالج کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ نعش کو آج لاہور میں سپرد خاک کیا جائے گا

لاہور ۱۵ رجون۔ "ادبی دنیا" کے ایڈیٹر اردو کے صاحب طرز انشاء پرداز مولانا صلاح الدین احمد کل شام ۸ بج کر ۵ منٹ پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال منٹگمری میں انتقال فرما گئے ان پر قبولہ (ضلع منٹگمری) میں فالج کا حملہ ہوا تھا جہاں وہ جامعہ اسلامیہ کی تعلیمی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے مولانا مرحوم کو آج شام میانی صاحب میں سپردِ خاک کیا جائے گا۔

ضلعی صدر مقام سے چالیس میل دور قبولہ میں کل صبح جب مولانا صلاح الدین احمد پر فالج کا اچانک حملہ ہوا تو ان پر غشی طاری ہو گئی انہیں علاج کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال منٹگمری میں داخل کیا گیا لیکن وہ اس حملہ سے جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی نعش منٹگمری سے لاہور لائی جا رہی ہے وفات کے وقت مولانا صلاح الدین احمد کی عمر ۶۲ سال کے لگ بھگ تھی۔ کچھ عرصہ سے وہ بلڈ پریشر کے مریض تھے ان کا جنازہ آج پانچ بجے سہ پہر ان کی قیامگاہ ۶ مین روڈ سے اٹھے گا اور انہیں میانی صاحب میں سپردِ خاک کیا جائے گا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں ادارہ الفضل مولانا کی وفات پر ان کے اعزہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

افسوسناک وفات

میرا لڑکا مرزا نعیم احمد بعمر ۱۸ سال مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۶۴ء بروز جمعہ اقبال پارک لاہور کے تالاب میں ڈوب جانے کے باعث ہلاک ہو گیا ہے مرحوم دسویں جماعت کا طالب علم تھا

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور دین و دنیا میں ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا امجد بیگ ابن مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم
مکان نمبر ۹۰ کار دار پارک۔ موہنی روڈ۔ لاہور

ایک ضروری تحریک

مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۹۶۴ء میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے:۔

ا۔ "مرکز اور جماعتوں کی طرف سے ملازمتوں اور تجارتوں سے فارغ شدہ دوستوں کو تحریک کی جائے کہ وہ قرآن کریم حفظ کریں۔"

ب۔ "معلمین و مربیان و دیگر کارکنان کو بھی تحریک کی جائے کہ وہ قرآن کریم حفظ کریں جو معلمین مربیان و دیگر کارکنان اس تحریک پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید حفظ کر لیں انہیں دیگر اس قسم کے ملازمین پر فوقیت دی جائے"

مندرجہ بالا فیصلہ کی روشنی میں احباب جماعت۔ مربیان و معلمین اور دیگر کارکنان کو چاہیئے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک نظارت ہذا کو اپنی مساعی سے ضرور اطلاع دے دیا کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

● نئی دہلی ۱۵ رجون۔ بھارت کے اخبار سٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق آندھرا اسٹیٹ کے شہر وجے واڑہ میں کمیونسٹوں کے دو مخالف گروپوں میں تصادم کے بعد زبردست فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ فسادیوں نے شہر کے گنجان اور مرکزی علاقہ کو جلا کر خاک کر دیا ہے اور جھڑپوں میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں حکومت نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے وجے واڑہ میں مسلح پولیس اور فائر نگ کرنے والے دستے طلب کر لئے ہیں۔ آندھرا کے وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس بھی وجے واڑہ پہنچ گئے فسادات کے بارہ میں جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق گزشتہ دو روز میں ڈیڑھ ہزار مکانات جلا دیئے گئے ہیں اور بہت سی دکانوں کو لوٹ لیا گیا ہے پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے لیکن ان کی تعداد نہیں بتائی گئی۔ فساد کا آغاز دائیں اور بائیں بازو کے کمیونسٹوں کے درمیان تصادم سے ہوا۔ دونوں گروپوں میں کافی عرصہ سے کشیدگی چلی آ رہی تھی جس نے تصادم کی صورت اختیار کر لی اور کمیونسٹوں نے اپنے مخالفین کے گھروں کو آگ لگانا اور دکانوں کو لوٹنا شروع کر دیا!

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ۔ ڈسکہ میں بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ بازو میں بھی شدید تکلیف ہے میں بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و رحم سے والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(ملک عبدالرب گول بازار۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴